

عدالت عظمیٰ رپوس 1997 ایس یو پی پی 3 ایس سی آر

جی ٹی سی انڈسٹریز لمیٹڈ۔

بنام۔

کلکٹر آف سینٹرل ایکسائز، نئی دہلی

22 جولائی 1997

ایس۔ پی۔ بھروچا اور وی۔ این۔ کھرے، جسٹسز

سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ، 1944: دفعہ 35 ای (1) تشخیص شدہ سگریٹ بنانے والی کمپنی۔ ایکسائز ڈیوٹی کی ادائیگی میں غلطی۔ دوشوکاز نوٹس جاری کیے گئے۔ اس کے بعد تیسرا شوکاز نوٹس جاری کیا گیا۔ چیلنج پر۔ ہائی کورٹ ریونیو کو فیصلہ سنانے کے ساتھ آگے بڑھنے کی اجازت دے رہی ہے۔ لیکن احکامات کو نہ بتانے کے لیے ہدایات جاری کی گئیں۔ اس کے بعد مہر بند لفافہ کھولا گیا اور فریقین کو آرڈر شو دکھائے گئے۔ فیصلہ سنانے کے حکم کے خلاف ریونیو کی طرف سے اپیل۔ منعقد کی گئی، ریونیو کی طرف سے ٹریبونل کے سامنے دائر اپیل زائد لمیاد ہے۔ اس پر غور نہیں کیا جاسکتا۔ ہر شوکاز نوٹس اس میں بنائے گئے کیس تک محدود ہونا چاہیے۔ ٹریبونل کو ہدایت دینے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔ کہ تیسرے شوکاز نوٹس پر پہلے اور دوسرے شوکاز نوٹسوں کے فیصلے کے مقصد کے لیے غور کیا جائے۔ ٹریبونل کی ہدایت۔ اس کے عدالتی کام سے بالاتر۔

سگریٹ بنانے والی کمپنی، اپیل کنندہ کو ایکسائز ڈیوٹی کا مطالبہ کرتے ہوئے دوشوکاز نوٹس جاری کیے گئے تھے۔ اس کے بعد ٹیکس دہندہ کو تیسرا شوکاز نوٹس جاری کیا گیا۔ عدالت عالیہ کے سامنے شوکاز نوٹس کو چیلنج کرنے والی عرضی دائر کی گئی تھی۔ 20 جون 1984 کو عدالت عالیہ نے ریونیو کو پہلے شوکاز نوٹس کے فیصلے کے ساتھ آگے بڑھنے کی اجازت دیتے ہوئے ہدایت کی کہ وہ فیصلہ سازی کی کارروائی میں منظور کردہ حکم کو فریقین تک نہ پہنچائے۔ بعد کے حکم سے بتاریخ 18 جون 1991 میں عدالت عالیہ نے مہر بند لفافے کو کھولنے اور فریقین کو احکامات دکھانے کی ہدایات دیں۔ عدالتی حکم کے خلاف اپیل دائر کرنے کی ہدایت عدالت عالیہ نے 21 جولائی 1994 کو منظور کی تھی۔ ٹیکس دہندہ کی طرف سے عدالتی حکم کے خلاف اس بنیاد پر دائر اپیل کہ بورڈ کا حکم سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ 1944 کی دفعہ 35 ای میں مقرر کردہ مدت سے

آگے منظور کیا گیا تھا، کسٹمز، ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) ایپیلیٹ ٹریبونل نے مسترد کر دیا۔

ٹریبونل کے حکم سے ناراض ہو کر اپیل کنندہ نے موجودہ اپیل دائر کی ہے۔

اپیل کنندہ دلیل یہ تھی کہ بورڈ کا حکم، جس میں ہدایت کی گئی تھی کہ ریونیو کی طرف سے عدالتی حکم کے خلاف اپیل دائر کی جانی چاہیے، اس جانب سے مخصوص مدت کی میعاد ختم ہونے کے بعد منظور کیا گیا تھا۔ یہ مزید دلیل دی گئی کہ ٹریبونل نے اپنے عدالتی دائرہ اختیار سے تجاوز کرتے ہوئے حکم دیا کہ تیسرے شوکا ز نوٹس میں موجود الزامات کو پہلے اور دوسرے شوکا ز نوٹس کے رییمانڈ پر فیصلہ سنانے کے مقصد سے دیکھا جانا چاہیے۔ مدعا علیہ دلیل یہ تھی کہ عدالت عالیہ نے ہدایت دی کہ عدالتی حکم کو تشخیص کار کو نہیں بتایا جانا چاہیے بلکہ اسے مہر بند لفافے میں رکھا جانا چاہیے۔ یہ حکم کی روح کے مطابق تھا کہ مذکورہ تشخیصی حکم پر بورڈ نے دفعہ 35-ای تو ضیعات کے تحت غور نہیں کیا تھا اور اس لیے جس مدت کے دوران مذکورہ تشخیصی حکم مہر بند لفافے میں رہا اس پر اپیل دائر کرنے کے لیے غور نہیں کیا جانا چاہیے۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: 1.1 ٹریبونل کے سامنے ریونیو کی طرف سے دائر اپیل زائد لیا د ہے اور اس پر غور نہیں کیا جائے گا۔

1.2 سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ، 1944 کی دفعہ 35 ای (1) بورڈ کو کسی بھی کارروائی

کے ریکارڈ کو طلب کرنے اور جانچنے کا اختیار دیتی ہے جس میں سنٹرل ایکسائز کے کلکٹر نے، ایک عدالتی اتھارٹی کے طور پر، ایکٹ کے تحت کوئی فیصلہ یا حکم منظور کیا ہے تاکہ اس کی قانونی حیثیت اور ملکیت کے بارے میں خود کو مطمئن کیا جاسکے۔ یہ کلکٹر کو ہدایت دے سکتا ہے کہ وہ بورڈ کی طرف سے بیان کردہ فیصلے یا حکم سے پیدا ہونے والے ایسے نکات کے تعین کے لیے ٹریبونل میں درخواست دے۔ دفعہ 35-ای کی ذیلی دفعہ (3) کے مطابق فیصلہ کن اتھارٹی کے فیصلے یا حکم کی تاریخ سے ایک سال کی میعاد ختم ہونے کے بعد ذیلی دفعہ (1) کے تحت کوئی حکم نہیں دیا جائے گا۔ بورڈ کا حکم مقررہ وقت سے بہت آگے تھا۔ (15-اے۔- ڈی)

1.3 ہائی کورٹ کے حکم میں ریونیو سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ تشخیص کے حکم کو ٹیکس دہندہ تک نہ

پہنچائے۔ اس نے ریونیو کی سرگرمیوں پر کوئی پابندی عائد نہیں کی۔ ایکٹ کی دفعہ 35-ای کے تحت بورڈ کے ذریعے تشخیص کے حکم کی جانچ کسی بھی طرح سے ہائی کورٹ کے کسی حکم سے نہیں روکی گئی تھی اور نہ ہی اس طرح کے جانچ کے نتیجے میں تشخیص کرنے والے اتھارٹی کو حکم منظور کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ لہذا، بورڈ کا حکم ایکٹ کی دفعہ 35-ای کے ذریعے اس سلسلے میں مقرر کردہ مدت کے بعد منظور کیا گیا۔ (15-F-ایچ)

2. پہلے اور دوسرے شوکا ز نوٹس کے ریمانڈ پر سماعت اس سے پہلے ہوگی، لیکن ہر ایک میں اس کی اپنی خوبیوں پر بنائے گئے کیس تک محدود ہوگی۔ ٹریبونل کا یہ نظریہ کہ تیسرے شوکا ز نوٹس میں موجود الزامات کو پہلے اور دوسرے شوکا ز نوٹس کے فیصلے کے مقصد سے دیکھا جانا چاہیے، برقرار نہیں رہ سکتا۔ ہر شوکا ز نوٹس اس کیس تک محدود ہونا چاہیے جو ریونیو کی طرف سے پیش کیا گیا ہے۔ یہ ٹریبونل کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے کہ وہ دوسری صورت میں ہدایت دے؛ ایسا کرنا اس کے خالص فیصلہ کن کام سے آگے جانا ہے۔ (16-ای جی۔)

دیوانی اپیلٹ کا ائرزہ اختیار: 1996 کے دیوانی اپیل نمبر۔ 10858-10860۔
کسٹمز ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلیٹ ٹریبونل، دہلی کے اے نمبر E/1846/95-A اور E/1864-66 آف 1994-A کے مورخہ 25.3.96 فیصلے اور حکم سے۔
جسٹس ویلاپلی اور مسز روہنا ناتھ کھیتان اینڈ کمپنی کے لیے، اپیل کنندہ کے لیے
جواب دہندگان کے لیے کے این۔ بھٹ، ایس۔ ڈی۔ شرما، سی۔ بی۔ بابو اور وی۔ کے۔
ورما۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا
ایس۔ پی۔ بھاروچا، جسٹس: ٹیکس دہندہ کسٹمز، ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلیٹ ٹریبونل کے حکم کے خلاف اپیل میں ہے۔
ہم حقائق کو صرف اس حد تک بیان کرتے ہیں کہ وہ ان تین مسائل سے متعلق ہیں جن کی بار میں تشہیر کی جاتی ہے۔

ٹیکس دہندہ، جو سگریٹ بنانے والی کمپنی ہے، کو اس کی بمبئی فیکٹری کے سلسلے میں 26 اگست 1983 کو شوکا ز نوٹس جاری کیا گیا تھا اور 28.93 کروڑ روپے کی رقم ایکسائز ڈیوٹی کا مطالبہ 1978 سے 1983 تک کی مدت کے لیے اٹھائے گئے تھے۔ 19 اپریل 1984 کو ٹیکس دہندہ کو دوسرا شوکا ز نوٹس جاری کیا گیا۔ یہ اس کی بڑودہ فیکٹری کے حوالے سے تھا۔ اس کا تعلق 1978 سے 1983 کے عرصے سے تھا اور اس نے ایکسائز ڈیوٹی کے ذریعے 35.32 کروڑ روپے کا مطالبہ کیا۔ 2 ستمبر 1985 کو ٹیکس دہندہ کو تیسرا شوکا ز نوٹس جاری کیا گیا جو اس کی بمبئی اور بڑودہ فیکٹریوں سے متعلق تھا۔ اس نے ٹیکس دہندہ اور اس کے دو ملازمت کارکنوں کو یکم جولائی 1978 سے 30 جون 1980 کی مدت کے لیے 13.37 کروڑ روپے کی رقم میں ایکسائز ڈیوٹی کا ذمہ دار بنانے کی کوشش کی۔ تیسرا شوکا ز نوٹس اینٹی ایویژن، سنٹرل ایکسائز اور نئی دہلی

کے ڈپٹی ڈائریکٹر نے جاری کیا تھا۔

1984 میں تشخیص کار نے بمبئی میں عدالت عالیہ کے سامنے ایک رٹ پٹیشن دائر کی جس میں پہلے شوکا ز نوٹس کو چیلنج کیا گیا۔ بعد کے مراحل میں رٹ پٹیشن میں ترمیم کی گئی تاکہ دوسرے اور تیسرے شوکا ز نوٹس کو بھی چیلنج کیا جاسکے۔ 20 جون 1984 کو عدالت عالیہ نے ریونیو کو پہلے شوکا ز نوٹس کے فیصلے کے ساتھ آگے بڑھنے کی اجازت دی، لیکن ہدایت دی:

“متعلقہ افسر کے دستخط شدہ حکم جیسا کہ اوپر فراہم کیا گیا ہے، جواب دہندگان کو نہیں بتایا جائے گا اور نہ ہی متعلقہ افسر یا محکمہ ایکسائز کا کوئی دوسرا افسر جواب دہندگان کو اس حقیقت سے آگاہ کرے گا کہ حکم منظور کیا گیا ہے اور/یا متعلقہ افسر کے دستخط کیے گئے ہیں۔

18 جون 1991 کو عدالت عالیہ نے نوٹ کیا کہ عدالتی کارروائی میں احکامات منظور کیے گئے تھے اور ہدایت کی کہ مہربند کور جس میں احکامات دیے گئے تھے اسے کھولا جائے اور ٹیکس دہندہ اور ریونیو کے لیے فاضل وکیل کو دکھائے گئے احکامات؛ یہ بھی کہ ریونیو آرڈرز کی کاپیاں تشخیص کار کے وکلاء کو فراہم کرے۔ 21 جولائی 1994 کو، عدالت عالیہ نے ہدایت دی کہ ٹیکس دہندہ اور/یا ریونیو "آج سے دو ماہ کے اندر مذکورہ احکامات کے خلاف ٹریبونل میں اپیل دائر کر سکتا ہے۔" اور "اگر مذکورہ اپیل درخواست کنندگان یا مدعا علیہان کی طرف سے دائر کی گئی ہے، جیسا بھی معاملہ ہو، ٹریبونل حد کے اعتراض کو قبول کیے بغیر میرٹ پر مذکورہ اپیل پر غور کرے۔"

29 مئی 1992 کو سنٹرل بورڈ آف ایکسائز اینڈ کسٹمز نے سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ 1944 کی دفعہ 35 ای (1) تو ضیعات کے تحت ایک حکم جاری کیا جس میں کمشنر (ایل اینڈ اے) کو سنٹرل ایکسائز کے کلکٹر کی حیثیت سے ٹریبونل میں درخواست دینے کی ہدایت کی گئی تھی تاکہ اس میں بیان کردہ سوالات کے تعین کے لیے درخواست دی جاسکے، جو ڈائریکٹر (ایل اینڈ اے) کے ذریعے تین شوکا ز نوٹسوں پر 21 اگست 1987 کو منظور کیے گئے عدالتی حکم سے پیدا ہوا تھا، جس کی سماعت کی گئی اور ایک ساتھ نمٹا گیا۔ سنٹرل بورڈ کے حکم کی توثیق، دیگر کے علاوہ، سنٹرل ایکسائز، نئی دہلی کے پرنسپل کلکٹر کو کی گئی۔

16 ستمبر 1994 کو ٹیکس دہندہ نے مذکورہ عدالتی حکم کے خلاف ٹریبونل کے سامنے اپیل دائر کی کیونکہ یہ پہلے اور دوسرے شوکا ز نوٹس سے متعلق ہے، جو اس کے خلاف تھا۔

14 دسمبر 1995 کو کمشنر (ایل اینڈ اے)، کسٹمز اینڈ سنٹرل ایکسائز، نئی دہلی کی طرف سے ٹریبونل میں وضاحت/ہدایات کے لیے درخواست دی گئی تھی۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ درخواست گزار کی طرف

سے اس دن یعنی 13 دسمبر 1995 کو مذکورہ عدالتی حکم کے خلاف اپیل دائر کی گئی تھی۔ اس میں کہا گیا ہے کہ چونکہ دفعہ 35 ای (1) کے تحت بورڈ کے حکم کی کاپی کی درخواست گزار کو توثیق نہیں کی گئی تھی، حالانکہ اپیل دائر کرنے کی ہدایت تھی، اسے اس ہدایت کا علم اس وقت تک نہیں تھا جب تک کہ اسے ڈپٹی ڈائریکٹر (انویسٹی گیشنز)، ڈائریکٹوریٹ جنرل، اینٹی ایویژن، نئی دہلی نے 7 دسمبر 1996 کو اپنے خط کے ذریعے مطلع نہیں کیا۔ درخواست میں کہا گیا کہ بورڈ کے حکم کی ترسیل کی تاریخ کو وہ تاریخ سمجھا جائے جس پر درخواست گزار کو اس کی اطلاع دی گئی تھی، یعنی 7 دسمبر 1995۔ اس کے مطابق، جو اپیل دائر کی جا رہی تھی اسے ریکارڈ پر لیا جانا چاہیے اور 14 دسمبر 1995 کو سماعت کے لیے ٹیکس دہندہ کی طرف سے دائر کی گئی دو اپیلوں کے ساتھ درج کیا جانا چاہیے۔

25 مارچ 1996 کو ٹریبونل نے حکم منظور کیا جو اپیل کے تحت ہے۔ اس نے عدالت عالیہ کے احکامات کا حوالہ دیا اور کہا کہ مذکورہ عدالتی حکم کی مؤثر تاریخ وہ تاریخ نہیں تھی جس پر اس پر اصل میں دستخط کیے گئے تھے بلکہ وہ تاریخ تھی جس پر عدالت عالیہ کی ہدایت اور فریقین کے وکیل کو دکھائے گئے مذکورہ عدالتی حکم کے مطابق مہر بند لفافہ کھولا گیا تھا۔ اس لیے یہ دلیل کہ بورڈ کا حکم دفعہ 35 ای میں مقرر کردہ مدت سے آگے منظور کیا گیا تھا، مسترد کر دی گئی۔ ٹریبونل نے کمشنر (ایل اینڈ اے)، نئی دہلی کی طرف سے اس کے پاس کی گئی درخواست کا حوالہ دیا اور اس کا مقدمہ قبول کیا کہ اسے بورڈ کے حکم کے بارے میں 7 دسمبر 1995 کو یا اس کے فوراً بعد ہی معلوم ہوا۔ اس کے مطابق، اس نے مؤقف اختیار کیا کہ مذکورہ عدالتی حکم کے خلاف ریونیو کی اپیل وقت پر تھی۔ اس کے بعد ٹریبونل نے ٹیکس دہندہ کی اس دلیل کو نوٹ کیا کہ تشخیص کا حکم پہلے اور دوسرے شوکا ز نوٹس میں موجود بنیادوں کے دائرہ کار سے باہر چلا گیا تھا۔ ٹریبونل نے کوئی وجہ نہیں دیکھی کہ تیسرے شوکا ز نوٹس میں جمع کرائے گئے اضافی منافع کے مارجن سے متعلق تفصیلات کو پہلے اور دوسرے شوکا ز نوٹس کے مقصد کے لیے کیوں نہیں دیکھا جانا چاہیے۔ اس نے مؤقف اختیار کیا کہ "تیسرے شوکا ز نوٹس میں موجود الزامات جو پہلے اور دوسرے شوکا ز نوٹس کے تحت آنے والی مدت سے متعلق اور موزوں ہیں، کو فیصلے کے مقصد کے لیے دیکھا جاسکتا ہے۔"

ٹیکس دہندہ کی جانب سے یہ پیش کیا جاتا ہے کہ بورڈ کا حکم، جس میں ہدایت کی گئی ہے کہ مذکورہ عدالتی حکم کے خلاف ریونیو کی طرف سے اپیل دائر کی جانی چاہیے، اس جانب سے مخصوص مدت کی میعاد ختم ہونے کے بعد منظور کیا گیا تھا۔ دوم، کہ کسی بھی صورت میں، ریونیو کی اپیل دائر کرنا وقت سے بالاتر تھا۔ تیسرا یہ کہ ٹریبونل نے یہ حکم دیتے ہوئے اپنے دائرہ اختیار سے تجاوز کیا کہ تیسرے شوکا ز نوٹس میں موجود الزامات کو

پہلے اور دوسرے شوکا ز نوٹس کے ریمانڈ پر فیصلے کے مقصد سے دیکھا جانا چاہیے۔

دفعہ 35 ای (1) بورڈ کو کسی بھی کارروائی کے ریکارڈ کو طلب کرنے اور جانچنے کا اختیار دیتی ہے جس میں سنٹرل ایکسائز کے کلکٹر نے، ایک عدالتی اتھارٹی کے طور پر، قانون کے تحت کوئی فیصلہ یا حکم منظور کیا ہے تاکہ اس کی قانونی حیثیت اور ملکیت کے بارے میں خود کو مطمئن کیا جاسکے۔ یہ کلکٹر کو ہدایت دے سکتا ہے کہ وہ فیصلے یا حکم سے پیدا ہونے والے ایسے نکات کے تعین کے لیے ٹریبونل میں درخواست دے جو بورڈ کے ذریعے متعین کیے گئے ہیں۔ دفعہ 35 ای کی ذیلی دفعہ (3) کے مطابق فیصلہ کن اتھارٹی کے فیصلے یا حکم کی تاریخ سے ایک سال کی میعاد ختم ہونے کے بعد ذیلی دفعہ (1) کے تحت کوئی حکم نہیں دیا جائے گا۔

مذکورہ فیصلہ سازی کا حکم 21 اگست 1987 کو دیا گیا تھا۔ بورڈ کا حکم 29 مئی 1992 کو دیا گیا تھا۔ پہلی نظر میں بورڈ کا حکم مقررہ وقت سے بہت آگے تھا۔ ریونیو کی طرف سے پیش ہوئے قابل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل نے 20 جون 1984 کے عدالت عالیہ کے حکم پر بھروسہ کیا جس میں کہا گیا تھا کہ عدالتی حکم کو ٹیکس دہندہ کو نہیں بتایا جانا چاہیے بلکہ اسے مہربند لگانے میں رکھا جانا چاہیے۔ انہوں نے عرض کیا کہ یہ عدالت عالیہ کے حکم کی روح کے مطابق ہے کہ مذکورہ تشخیصی حکم کو بورڈ نے دفعہ 35 ای تو ضیعات کے تحت نہیں دیکھا اور اس لیے جس مدت کے دوران مذکورہ تشخیصی حکم مہربند لگانے میں رہا اس پر غور نہیں کیا جانا چاہیے؛ دوسرے لفظوں میں، کہ مذکورہ تشخیصی حکم کو اس تاریخ کا حامل سمجھا جانا چاہیے جس پر اسے مہربند لگانے سے ہٹا دیا گیا تھا، یعنی 18 جون 1991، جس تاریخ سے اپیل وقت پر تھی۔

عدالت عالیہ کے 20 جون 1984 کے حکم نامے میں ریونیو سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ مذکورہ تشخیصی حکم کو ٹیکس دہندہ کو نہ بتائے۔ اس نے ریونیو کی سرگرمیوں پر کوئی پابندی عائد نہیں کی۔ یہ بات 18 جون 1991 کے عدالت عالیہ کے بعد کے حکم کی شرائط سے ثابت ہوتی ہے جس میں ریونیو کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ تشخیص کار کے وکلاء کو مذکورہ تشخیصی حکم کی کاپیاں فراہم کرے۔ ایکٹ کے دفعہ 35 ای کے تحت بورڈ کے ذریعہ مذکورہ تشخیصی حکم کی جانچ کسی بھی طرح سے عدالت عالیہ کے کسی حکم سے نہیں روکی گئی تھی اور نہ ہی اس طرح کے معائنے کے نتیجے میں تشخیص کرنے والے اتھارٹی کو حکم منظور کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ لہذا ہم یہ مانتے ہیں کہ بورڈ کا حکم ایکٹ کی دفعہ 35 ای کے ذریعے اس سلسلے میں مقرر کردہ مدت کے بعد منظور کیا گیا تھا۔

یہ ہمیں کمشنر (ایل اینڈ اے)، کسٹمز اینڈ سنٹرل ایکسائز، نئی دہلی کی طرف سے 13 دسمبر 1995 کو ٹریبونل میں کی گئی وضاحت / ہدایت کی درخواست پر ملتا ہے۔ اس نے کہا، جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے، کہ ریونیو کی

اپیل پر غور کیا جانا چاہیے کیونکہ کمشنر (ایل اینڈ اے)، کسٹمز اینڈ سنٹرل ایکسائز، نئی دہلی کو بورڈ کے حکم کی کاپی کی توثیق نہیں کی گئی تھی اور انہیں صرف 7 دسمبر 1995 کو اس کی اطلاع دی گئی تھی۔ بورڈ کے حکم کی توثیق پر اپیل کلکٹر، سنٹرل ایکسائز، نئی دہلی کو کی گئی۔ تیسرا شوکا ز نوٹس، جس کے سلسلے میں ریونیو نے ٹریبونل کے سامنے اپیل دائر کی تھی، نئی دہلی میں سنٹرل ایکسائز کلکٹ کے ایک افسر نے جاری کیا تھا۔ دفعہ 35 ای کی یہ شرط کہ بورڈ کے حکم کی اطلاع دی جانی چاہیے، 7 دسمبر 1995 سے بہت پہلے ہی پوری ہو گئی تھی۔ پتچتا ریونیو کی اپیل تین ماہ کی جائز مدت کے کافی عرصے بعد دائر کی گئی۔

واضح رہے کہ عدالت عالیہ نے 21 جولائی 1994 کے اپنے حکم کے ذریعے ٹیکس دہندہ اور ریونیو کو دو ماہ کے اندر مذکورہ عدالتی حکم کے خلاف اپیل دائر کرنے کی اجازت دی تھی، لیکن ریونیو نے اس کا فائدہ نہیں اٹھایا اور صرف 13 دسمبر 1994 کو اپنی اپیل دائر کی۔

ٹریبونل کو یہ فیصلہ دینے میں کوئی قانونی دشواری نہیں ملی کہ تیسرے شوکا ز نوٹس میں موجود الزامات کو پہلے اور دوسرے شوکا ز نوٹس کے فیصلے کے مقصد سے دیکھا جانا چاہیے۔ ہمیں ٹریبونل کے نقطہ نظر کو برقرار رکھنے میں بہت مشکل پیش آتی ہے۔ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں، ہر شوکا ز نوٹس اس معاملے تک محدود ہونا چاہیے جو ریونیو کے ذریعے اس میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ ٹریبونل کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے کہ وہ دوسری صورت میں ہدایت دے؛ ایسا کرنا اس کے خالص فیصلہ سازی کے کام سے آگے جانا ہے۔

اپیلوں کی اجازت اس حد تک دی جاتی ہے جس حد تک جنگلات ہیں۔ ٹریبونل کے سامنے ریونیو کی طرف سے دائر اپیل کو زائد لمبا د قرار دیا جاتا ہے اور اس پر غور نہیں کیا جائے گا۔ پہلے اور دوسرے شوکا ز نوٹس کے رییمانڈ پر سماعت اس سے پہلے ہوگی، لیکن ہر ایک میں اس کی اپنی خوبیوں پر بنائے گئے کیس تک محدود ہوگی۔

اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں۔

ایس۔ وی۔ کے۔ ای

اپیلوں منظور کی جاتی ہے